http://ataunnabi.blogspot.in

مکتبہ فیضانِ عطار کی منظر عام پر آنے والی کتب

۱۔ مختصر شرح سلام رضا

مصنف۔ محمد نعیم اللہ خاں قادری

بی ایس سی بی ایڈ

ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

۲۔ اکھاں دی ٹھنڈ — پنجابی نعتیں

۳۔ کرم کے بادل — اردو نعتیں

۴۔ بہانۂ بخشش — اردو نعتیں

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ مکتبہ کو مذہب حق اہل سنت و جماعت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو میلاد شریف کے حوالے سے اور جشن میلاد النبی ﷺ منانے والے عاشقوں اور اس راہ میں شہید ہونے والوں (مولانا محمد اکرم رضوی شہید) کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

فقیر پر تقصیر طالب شفاعت رسول ﷺ

محمد نعیم اللہ خاں قادری

بی ایس سی بی ایڈ ایم اے اردو پنجابی تاریخ۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نوٹ: ادارہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے جو اس رسالہ کو خرید کر مفت تقسیم کرنا چاہے، خصوصی رعایت دی جائے گی۔

تعداد اشاعت گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میلادالنبی ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر مزید لکھنے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ بازار میں درجنوں کتابیں اس موضوع پر موجود ہیں۔ عربی واُردو میں ویسے تو سینکڑوں کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں لیکن وہ چند کتابیں جن کا مجھے سرسری یا تفصیلی طور پر مطالعہ کا موقعہ ملاان کے نام مع مصنفین ومترجمین ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام اور جشن میلاد	استاذالمحدثین سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمتہ اللہ علیہ
تحدیث نعمت	مفتی اعظم ہند مولانا محمد مظہر اللہ رحمتہ اللہ علیہ
انوار احمدی	علامہ محمد انوار اللہ خاں علیہ الرحمہ حیدر آبادی
میلادالنبی ﷺ	غزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ
جشن بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی
نورانی حقائق	علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق رضوی دامت برکاتہم العالیہ
جشن میلادالنبی ﷺ ناجائز کیوں اور جلوس اہل حدیث وجشن دیوبند کا جواز کیوں؟	علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق رضوی دامت برکاتہم العالیہ
مولود نبی	ڈاکٹر مجید اللہ قادری ایم ایس سی ایم اے پی ایچ ڈی
عید میلادالنبی ﷺ اسلام کی پہلی عید	علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی
محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ	مفتی محمد خاں قادری
عید میلادالنبی ﷺ مذاق نہیں دینی تقاضا ہے	مفتی محمد خاں قادری
میلاد شریف قرآن وحدیث کی روشنی میں	علامہ حیدر رزاقی
میلادپاک کی شرعی حیثیت	علامہ جلال الدین سیوطی ترجمہ پروفیسر محمد صدیق
نعمت کبریٰ	علامہ ابن حجر مکی ترجمہ سالک فضلی
میلاد شریف اور علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ	

سید نور محمد قادری

اثبات میلاد	مفتی حافظ محمد نعیم اختر
میلادالنبی ﷺ	صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی
عاشقوں کی عید	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
پیدائش مولا ﷺ کی دھوم	مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی
عید میلادالنبی ﷺ پر منکرین کے اعتراضات اوران کے جوابات	مولانا الحاج ابوالفضل محمد اللہ دتہ سیالوی
محفل میلاد ﷺ کے فضائل اور برکات	حضرت علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی
عید میلادالنبی ﷺ نمبر	ماہنامہ ضیائے حرم
محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ	مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری
میلاد کا دشمن جواب دے	مفتی محمد عبدالمجید خاں احمد سعیدی رضوی
نعت عظیمہ	مولانا محمد الطاف قادری رضوی
عیدوں کی عید	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
اسلام میں عید میلادالنبی ﷺ کی حیثیت	علامہ محمد سعید احمد مجددی
آناجانا نور کا (میلاد نامہ مع معراج نامہ)	مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں
مضامین میلاد	مرتب غلام مصطفےٰ نقشبندی مسعودی

مذکورہ بالا کتب ورسائل کے علاوہ درجنوں کتب ورسائل موجود ہیں۔ جہاں میلاد شریف کے جواز اور اثبات میں سینکڑوں کتب موجود ہیں وہیں مخالفین میلاد شریف کی کتُب اور رسائل موجود ہیں۔ مصنف تو تحریر میں اندازبیاں کو قابو میں رکھنے پر مجبور ہوتا ہے لیکن تقریر میں مقرر پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ اوروہی مقرر زیادہ مشہور اور عوام میں مقبول ہوتا ہے جواپنی جادوبیانی اور زوردلائل سے عوام کو متاثر کرلے۔ کسی مسلک کے مصنف ومقرر پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کیجاسکتی کہ وہ اپنے دلائل اپنے ماننے والوں پر اسطرح دلائل پیش نہ کرے اور اسطرح پیش کرے۔ لیکن موجودہ مقررین نے ادب کے تقاضوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کو قطعاً بالائے طاق رکھ دیا ہوا ہے۔ وہ تقریر کے جوش میں ایسے ایسے فقرے اور ایسی ایسی باتیں نکالتے ہیں کہ جن سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے عوام میں دینی معاملات کی سوجھ بوجھ معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ بھی اپنے مسلک کی تائید میں ایسی باتوں اور واقعات کو بلا سوچے سمجھے بیان کرتے رہتے اور سنتے سناتے رہتے ہیں۔

میں میلاد النبی ﷺ کے ثبوت میں عالمانہ فاضلانہ گفتگو سے کسی کو متاثر کرنا نہیں چاہتا اسلئے میں ایک عام آدمی کیطرح اس کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

میلاد النبی ﷺ پر عام اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جب محافل میلاد کا اہتمام نہیں فرمایا تو پھر سینکڑوں سال بعد کے مسلمانوں کو اس کا یہ حق کسطرح حاصل ہو گیا۔ کیا انہیں حضور نبی پاک ﷺ سے صحابہ کرام سے زیادہ محبت ہے۔ حضور ﷺ نے تو ہر نئی چیز کو بدعت قرار دیا ہے اور ہر بدعت گمرائی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جاتی ہے۔

میں اس کا جواب عام لفظوں میں یہی دوں گا کہ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں کسی چیز کے ہو بہو ہونے یا نہ ہونے سے بدعت کا کوئی تعلق نہیں۔

ہماری حدیث کی کتابیں حضور سرور کونین ﷺ کی ولادت حالات زندگی کارہائے نمایاں اخلاق و کردار شکل و شباہت اور معجزات سے بھری پڑی ہیں۔ یہ تمام احادیث صحابہ کرام دوسروں سے بیان فرماتے رہتے تھے اپنے بچوں کو تعلیم فرماتے تھے۔ میلاد النبی ﷺ کی اصل یہی ہے اور یہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے زمانہ میں موجود تھی اس سے کسی کو انکار نہیں۔

الغرض حضور سرور کونین ﷺ کے زمانہ اقدس میں میلاد ہوتا تھا سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس ہوتی تھی لیکن موجودہ طریقہ پر نہیں۔ طریقہ بدل جانے سے وہ کام بدعت نہیں ہو جاتا۔

جیسے حضور ﷺ کے زمانہ میں شادیاں ہوتی تھیں لیکن آج کے زمانہ کی طرح نہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں نماز پڑھی جاتی تھی لیکن قالینوں پر نہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں سفر کیا جاتا تھا لیکن کاروں ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر نہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں کھانا پکایا جاتا تھا لیکن سوئی گیس اور تیل کے چولہوں پر نہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ سوتے تھے لیکن بیڈوں اور صوفوں پر نہیں۔ نہایا جاتا تھا لیکن شاور (فوارہ) کے نیچے نہیں۔

مسواک کی جاتی تھی لیکن ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کے ساتھ نہیں۔

جہاد کیا جاتا تھا لیکن رائفلوں میزائلوں توپوں ایٹم بموں ایف اے 16 کے ساتھ نہیں۔

ٹیکس سسٹم موجود تھا لیکن آج کے زمانہ کی طرح نہیں۔

خطبہ جمعہ اور نماز پڑھی جاتی تھی لیکن سپیکروں میں نہیں۔

جہاد میں بوقت ضرورت فنڈ اکٹھا کیا جاتا تھا لیکن غیر مقلدین کی طرح جگہ جگہ جہاد فنڈ کے گلے نہیں رکھے جاتے تھے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں جانوروں کی پیدائش ہوتی تھی لیکن آج کے جدید طریقہ ہائے نسل کشی سے نہیں حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں عید کے موقع پر خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا لیکن آج کے زمانہ کی طرح نہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں مذہبی تعلیم تھی لیکن موجودہ زمانہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں۔

الغرض ہمارے نزدیک کسی چیز کے جائز اور ناجائز ہونے کیلئے یا بدعت ہونے کیلئے یہ ضابطہ نہیں ہے کہ وہ کام یا چیز حضور ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہ ہوا ہو۔ اگر خلفائے راشدین کو غیر مقلدین والی بدعت کی تعریف کا صحیح مفہوم معلوم ہوتا تو وہ قرآن پاک کو جمع نہ کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کا باقاعدہ اہتمام نہ کرواتے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جمعہ کی دوسری اذان شروع نہ کرواتے اور اولیات فاروقی جن کا آپ کتب حدیث تفسیر و تاریخ میں مطالعہ کرتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وہ قطعاً نہ ہوتیں۔ ہمارے نزدیک بدعت کی تعریف اور،، آپ کے نزدیک اور ہے مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر وہ کام جو قرآنی احکامات و تعلیمات کے مخالف ہو یا جس سے کوئی سنت مٹتی ہو وہ بدعت ہے۔ جیسے داڑھی منڈانے کا حضور ﷺ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے قریبی زمانوں میں قطعاً رواج نہ تھا۔ مشرکین بھی داڑھیاں رکھا کرتے تھے۔ اب کوئی داڑھی کی سنت کے مقابل میں داڑھی منڈوانے کو سنت قرار دے دے تو یہ بدعت ہے۔
عورتوں کو سفر میں ساتھ لے جایا جاتا تھا لیکن آج کے زمانہ کی طرح شو پیس بنا کر نہیں لے جایا جاتا تھا۔ اس موقع پر ہماری وہ عوام جو دینی مسائل میں بحث کرنے کی بڑی عادی ہے سب احادیث پردہ کو بھول جاتے ہیں۔ بس سٹینڈوں اور بازاروں میں جس طرح عورتوں کی بھر مار ہوتی ہے اور جو فحاشی پھیلائی جا رہی ہوتی ہے وہ اس وقت سب احادیث بھول جاتے ہیں۔

نوٹ: اہل سنت وجماعت کے نزدیک عورتوں کی مزارات پر حاضری قطعاً جائز نہیں۔
اہل سنت وجماعت تو عورتوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے نماز جمعہ ادا کرنے عید کے موقع پر عیدگاہ میں جانے نہ دیں۔ (ہم نے ایسا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم جاری کرنے کے مطابق کیا اور آپ کے اس فتوٰی کی تصدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے خود فرمائی) تو ہم پھر کسی عورت کو مزار پر حاضری دینے کی اجازت کس طرح دے سکتے ہیں۔
یہ سب عوام کی جاہلیت ہے۔

گھروں میں ٹیلی وژن پر فحش اور بے ہودہ پروگرام دیکھتے ہیں اس وقت سب احادیث بھول جاتے ہیں پھر یہ جواز نکالتے ہیں کہ کیا کریں زمانہ ہی ایسا آگیا ہے بچے مجبور کرتے ہیں۔ بچے دوسروں کے گھروں میں دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔ مولوی صاحبان بھی ویڈیو پر تقریریں ریکارڈ کرواتے ہیں اور جواز یہ لیتے ہیں کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں اس وقت تصویر کے جواز اور عدم جواز کی درمیانی راہیں نکالتے ہیں۔

چند کام اور چیزیں اور گنا دیتا ہوں جو حضور نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں نہ تھیں۔

1 قرآن پاک کی آیات کی تقسیم اعراب وغیرہ جو حجاج بن یوسف ایک ظالم بادشاہ کی یادگار ہیں

2 بیٹی یا بیٹے کے حافظ قرآن ہونے پر محفل کا اہتمام کرنا دعوت نامے تقسیم کرنا دیگیں پکانا
3 بیمار مریض کو کسی دوسرے تندرست شخص کا خون دینا
4 تحقیق و تفتیش کیلئے پوسٹ مارٹم کروانا
5 عام حالت میں یا روزہ کی حالت میں انجیکشن لگوانا
6 بنک اور ان کا لین دین۔ یہاں تو غیر مقلدین بھی چپ کیے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کیا کریں آجکل چوریاں ڈکیتیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ کسی کی جان مال محفوظ نہیں
7 عورتوں کے باقاعدہ علیحدہ سے مدرسے ہونا کھالیں اکٹھی کرنا فنڈ اکٹھا کرنا وغیرہ
8 تقریر و تحریر کے لئے مولوی یا مصنف کا پیسے لینا۔ یہاں اپنے پیٹ کی باری آتی ہے تو مسائل کی لمبی فہرست یاد آنی شروع ہو جاتی ہے
9 جلسہ کروانا جلسہ کے اشتہار چھپوانا وغیرہ
10 کسی عورت کا کسی دفتر میں ملازمت کرنا
11 مسجد کے اوپر کی منزل تعمیر کرنا مسجد کا سڑک پر بورڈ لگوانا
12 تصویریں اتروانا اور تقریروں کی کیسٹوں کا مع تصویروں کے فروخت ہونا
13 اولاد کو دنیاوی تعلیم اعلیٰ عہدے اور لوٹ کھسوٹ کرنے کیلئے دلوانا
14 عورتوں کا بناؤ سنگار کے جدید طریقے اختیار کرنا اور ان کے خاوندوں کا اس کیلئے اہتمام کرنا
15 کیا موجودہ ذبح شدہ مرغ سنت نبوی کے طریقہ کے مطابق ذبح شدہ ہے۔ اسے ذبح کہو گے یا جھٹکا کہو گے۔

الغرض میلاد النبی ﷺ پر یہ اعتراض کرنا کہ
حضور ﷺ کے نبوت کے 23 سالہ دور میں ربیع الاول اور 12 ربیع الاول 23 مرتبہ آیا۔
کیا انہوں نے اس کا اہتمام کیا؟
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 2 مرتبہ آیا۔ کیا انہوں نے اہتمام کیا؟
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 10 مرتبہ آیا کیا انہوں نے اہتمام کیا؟
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 12 مرتبہ آیا کیا انہوں نے اہتمام کیا؟
حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 5 مرتبہ آیا کیا انہوں نے اہتمام کیا؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

معترض کے علمی طور پر ناقص ہونے کا ثبوت ہے۔

ہمارے نزدیک جائز اور ناجائز ہونے کا معیار اور ہے اور ہمارے مخالفین کے ہاں اور۔ ہمارے نزدیک کیونکہ اس سے کسی قرآنی احکام کی خلاف ورزی نہیں ہوتی کسی سنت کی مخالفت نہیں ہوتی، اسلئے یہ جائز ہے۔

ترمذی وابن ماجہ و حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں

حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو (معاف) ہے۔

اس اعتراض کے بعد میلاد النبی ﷺ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں عیسائیوں کی مشابہت ہے کیونکہ عیسائی اپنے نبی عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے دن بڑی عید مناتے ہیں اور اسی طرح کا تزک واہتمام کرتے ہیں۔

بے شک حضور ﷺ نے یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے لیکن اس میں بھی معترض نے ٹھوکر کھائی ہے کہ اگر بالکل ہی مشابہت منع یا حرام ہوتی تو آپ عاشورہ کا روزہ نہ رکھتے آپ نے مشابہت کو ختم کرنے کے لئے ایک روزہ ساتھ اور ملانے کا حکم فرمایا۔

اسی طرح بعد کے ادوار میں بھی علمائے اسلام نے اس مشابہت کو حرام فرمایا جو اسلامی طور طریقوں کے مطابق نہ ہو۔ جیسے آج کے دور میں پتنگ بازی یقیناً یقیناً ہندوؤں کی مشابہت ہے یہ قطعاً گناہ ہے اس کا قطعاً کوئی اسلامی طریقہ نہیں ہے کہ وہ اپنایا جاسکتا۔

حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں مساجد کے مینار نہیں ہوتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں مینار بنائے گئے دیکھئے جذب القلوب مترجم صفحہ 124 کیا ان میناروں میں عیسائیوں کے گرجوں کے اوپر جو صلیب مینار کی طرح بنائی ہوتی ہے اس سے مشابہت پیدا نہیں ہوتی۔

لیکن مسلمانوں نے اس سے مختلف ڈیزائن ترتیب دیا اور اسطرح مشابہت ختم ہوگئی۔ اب یہ مسلمانوں کی اپنی علامت ہے اپنا فن تعمیر ہے

حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور حکومت میں مساجد میں محراب نہیں ہوا کرتے تھے اور عیسائیوں کے گرجوں میں محراب ہوتے تھے اور ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اس کے لئے اپنا ایک ڈیزائن ترتیب دیا اور حضرت عمر عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں محراب مساجد میں بننے شروع ہوئے۔

آجکل لوگ مشابہت کی حدیثیں تو فوراً بیان کر دیتے ہیں لیکن وہ یہ قطعاً نہیں سوچتے کہ ہمارا آج کا لباس رہن سہن اور شکل وصورت کس سے مشابہت رکھتا ہے۔

ہر وہ علم جو مسلمانوں کو فائدہ دے ہر وہ فن جو مسلمانوں کی فلاح کیلئے ہو مسلمان اس کو حاصل کر سکتے ہیں اسے سیکھ سکتے ہیں اس میں قطعاً ممانعت نہیں مشابہت وہیں منع ہے جہاں اسلامی اقدار اور تعلیمات سے ٹکراؤ ہوتا ہو۔

قرآن مجید سے اسکی ایک دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن پاک میں ہے۔

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا۔ (پ ۱۱ رکوع نمبر ۲)

اس مسجد (قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔

اس آیت کے شان نزول میں ہے کہ آقا ﷺ اور دیگر صحابہ کرام طہارت میں صرف ڈھیلے استعمال کرتے تھے نہ کہ پانی۔ تو جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں مسجد قباء شریف کے نمازیوں کے خوب پاک رہنے کی پسندیدگی کی تعریف کی گئی تو آقا ﷺ ان کے پاس مسجد قباء میں تشریف لے گئے سوال فرمایا تو ان حضرات نے جواب میں عرض کیا کہ ہمارے پڑوس وقرب میں یہودی رہتے تھے جو پانی سے استنجا کرتے تھے ہم نے انہی کی طرح دھونا شروع کردیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وجہ سے تمہاری تعریف کی گئی ہے تو حضور ﷺ نے خود اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اسی طرح شروع کردیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۵۵ بالاختصار تفسیر ابن کثیر پ ۱۱ رکوع ۲ بحوالہ مسند احمد)

اگر یہ اعتراض کرو کہ میلاد النبی ﷺ پر لاکھوں روپیہ فضول خرچ ہو جاتا ہے تو میں کہوں گا کہ اپنی کانفرنسوں جلسوں اور سالانہ اجتماعات کے متعلق بھی غور و فکر کر لیا کرو۔ یہ نہ دیکھو کہ خرچ کیا ہو رہا ہے یہ دیکھو کہ کس کی عقیدت اور عشق و محبت میں خرچ ہو رہا ہے۔ جس طرح راہ خدا میں خرچ کیا ضائع نہیں ہوتا بلکہ بدرجہا اجر و ثواب دنیا و آخرت میں ملنے کا وعدہ ہے اسی طرح راہ حبیب خدا ﷺ میں خرچ کئے ہوئے کو ضائع کرنا نہ کہو یہ بھی فائدہ دیتا ہے اور کچھ نہیں حضور کونین ﷺ سے عقیدت و محبت میں تو اضافہ ہوتا ہے۔ جذباتی وابستگی کا اظہار تو ہوتا ہے۔

یہ جو مجلے نکالتے ہو اپنے بڑے بڑے علماء کرام سے منسوب خصوصی ایڈیشن چھاپتے ہو ہفت روزہ اور ماہنامے نکالتے ہو کیا ان پر خرچ نہیں ہوتا کیا یہ بدعت نہیں؟

اگر علماء کرام کی عقیدت اور مسلک کی ترقی کیلئے یہ کام کر سکتے ہو تو میلاد النبی ﷺ پر خرچ کئے جانے پر اعتراض بھی بے معنی۔

جب اہل دنیا اپنی شان و عظمت کے اظہار پر بے دریغ خرچ کرنے میں نہیں ہچکچاتے تو پھر عظمت و شان مصطفے ﷺ کے اظہار میں کچھ خرچ کر دیں تو اس پر بے جا اعتراضات مناسب نہیں۔

دنیوی شوکت کا اظہار تو جائز اور حضور ﷺ کی شوکت کے اظہار کیلئے جھنڈیاں لگانا بازار سجانا جلوس نکالنا کس طرح ناجائز ہو سکتا ہے۔

اپنے مسلک کی شوکت کا اظہار کرنا ہو تو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں سٹیج بنائے جاتے ہیں علماء کی جیبیں گرم کرنے کیلئے لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے مسجدوں میں لوگوں کو ابھار کر فنڈ اکٹھا کیا جاتا ہے ٹینٹ کرسیوں سپیکروں ریکارڈنگ قالینوں اور دعوت ناموں کا اہتمام کیا جاتا ہے لیکن جب حضور سرور کونین ﷺ شافع روز محشر رحمۃ اللعالمین کی میلاد کی محفل کیلئے ان چیزوں کا اہتمام کیا جائے تو وہ ناجائز۔

نئی مسجد تعمیر کرنے کیلئے تاکہ فنڈ اکٹھا کیا جا سکتے جلسہ کا اہتمام کرنا اور بیٹی کے حافظ قرآن ہونے پر اظہار خوشی کیلئے دیگیں پکانا میں نے خود دیکھا ہے۔ کیا بیٹی یا بیٹے کے حافظ قرآن ہونے پر خوشی کرنا دعوت نامے تقسیم کرنا دیگیں پکانا بدعت نہیں؟ کیا اسطرح کی خوشی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین کے دور میں کی گئی؟ اگر کی گئی تو ثابت کرو۔

اگر کسی کے ذہن میں دن کا تعین کرنا نہیں بیٹھتا تو وہ یہ ضرور سوچے کہ اہل سنت تو ربیع الاول شریف کے پورے مہینے میں ہی میلاد شریف کا اہتمام کرتے رہتے ہیں بلکہ سارا سال کرتے ہیں تو پھر معین دن کا اعتراض بالکل بے جا ہے۔

کیا تم اپنی کانفرنس یا جلسہ کیلئے دن معین نہیں کرتے؟ اس وقت تم اپنے اعتراض کو بھول جاتے ہو۔ اگر یہ اعتراض ہو کہ اس میں فضول کام بھی شامل ہو جاتے ہیں مثلاً لڈی ڈانس بھنگڑا وغیرہ تو میں پوچھوں گا کہ اہل سنت و جماعت کے کسی عالم نے فضول اور ناجائز کاموں کو جائز قرار دیا ہے؟ باقاعدہ اشتہارات میں چھاپا جاتا ہے کہ غیر شرعی امور سے اجتناب کیا جائے۔ کیا معترض نے کبھی یہ سوچا کہ جب ہماری تقریر ریکارڈ ہوتی ہے تو ہر جگہ آپ جناب کی تصویر ہر کیسٹ کے ساتھ ہوتی ہے اس حرام بلکہ شدید حرام کام کی موجودگی میں تو آپ جناب کی کوئی تقریر ریکارڈ نہیں ہونی چاہئے بلکہ آجکل تو وڈیو فلمیں تک بننے لگی ہیں۔

معترضین حدیث لا تشد الرحال سے یعنی ان تین مساجد کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔ اہل سنت کے بہت سے معمولات پر تنقید کرتے ہیں لیکن جب خود اپنی باری آتی ہے تو ساری تنقید بھول جاتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے تم باقاعدہ اہتمام کر کے آئے ہو یا نہیں۔ سالانہ اجتماعات میں باقاعدہ اہتمام کر کے کجاوے باندھ کر (بسوں میں قیام کے سامان کو باندھ کر) آتے ہو یا نہیں؟ اس وقت لا تشد الرحال کی حدیث بھول جاتے ہو؟ اور جب کوئی کسی بزرگ کے عرس پر جائے تو فوراً یاد آجاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میلاد النبی ﷺ کے جلوس اور اجتماع پر اعتراض کرنے والوں کو عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے حلف لینے کی تقریب، مدینہ منورہ میں حضور سرور کونین ﷺ کے تمام واقعات، معراج شریف، بیت المقدس میں انبیاء کے اجتماع اور سارے آسمانوں پر استقبال کے واقعات پاکیزہ روح کے فوت ہونے کی بعد از وصال ہونے والے استقبال کی احادیث اور میدان محشر میں ہونے والے اجتماع اور حضور ﷺ کے مقام محمود عطا ہونے والی احادیث کو نظر میں رکھنا چاہیے۔

جلوس اور میلاد کی محافل میں نعروں پر اعتراض کرنے والوں کو حضرت عمر فاروقؓ کے ایمان لانے کے واقعہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو حضور ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ بے ساختہ اللہ اکبر پکار اٹھے اور ساتھ ہی تمام صحابہ کرامؓ نے مل کر اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں اور جب اللہ کی شان و عظمت کے اظہار کیلئے نعرے مارنے کے متعلق سوچو تو حضرت بلالؓ کے تپتی ریت پر کفار کے ظلم و ستم کے مقابلہ میں نعرے مارنے کو بھی سوچنا اور حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں نعرے مارنے والوں کے متعلق سوچنا تو مدینہ طیبہ والوں کے نعروں کے متعلق بھی سوچنا یا محمد ﷺ یارسول اللہ ﷺ (مسلم شریف)

سٹیج بنانے پر اعتراض کرنے والوں کو مسجد نبوی ﷺ میں حضرت حسان بن ثابتؓ کیلئے حضور ﷺ کا منبر شریف بچھانے اور نعتیں سننے کے واقعہ پر نظر دوڑانی چاہیئے اور صحابہ کرامؓ کا حضور ﷺ کو تمام انبیاء پر فضیلت دینے والی حدیث کے واقعہ پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانے والوں کو ضرور نوازا جاتا ہے اگر یقین نہ آئے تو اسلام کے بدترین دشمن ابولہب کے اپنی لونڈی ثویبہ کو حضور ﷺ کی ولادت کی خبر سن کر آزاد کرنے اور دوزخ میں تخفیف عذاب کے واقعہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

جب کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر اعتراض کرنے لگو تو ان فرشتوں کے متعلق سوچنا جو بحکم الٰہی کھڑے، بیٹھے، قیام، رکوع، ہر حالت میں حضور سرور کونین ﷺ پر درود و

سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

جب حضور ﷺ کی عظمت و شان پر اعتراض کرنے لگو تو یہ ضرور سوچنا کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی ذات اقدس پر صلوۃ بھیج رہا ہے اور ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو درود و سلام کے گجرے نچھاور کرنے کیلئے دربار حضور ﷺ بھیجتا ہے اور تا قیامت بھیجتا رہے گا اور جو ایک دفعہ آیا اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی۔

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
(حدائق بخشش)

اور جب سٹیج پر کھڑے ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا میرانی کرنے لگو! تو یہ سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیسے تعظیم کے ساتھ مخاطب کرنے اور آپ کا نام لینے کا حکم فرمایا ہے اور ان بے ادبوں کے انجام کے واقعات کتب احادیث سے مطالعہ کر لینا جنھوں نے آپ کی شان اقدس میں معمولی سی بھی بے ادبی کی۔

اور جب حضور ﷺ کی وفات شریف کا تذکرہ کرنے لگو تو اس میں بھی ان کی عظمت و شان کے پہلو کو مد نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو اپنی طرف سے تیمارداری کیلئے بھیج رہا ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام بغیر اجازت اندر داخل نہیں ہو رہے اور وفات کے بعد کس طرح فرشتے قطار در قطار درود و سلام کے گجرے نچھاور کرنے کیلئے حاضر ہو رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اجازت ملنے کے بعد دفنانے کی وصیت کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے ان دو صحابیوں کو ڈانٹنے کے واقعہ کے متعلق سوچو جو مسجد نبویؐ میں ذرا اونچی آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔

دربار نبویؐ میں اس بدو کے واقعہ کے متعلق بھی سوچو جو اپنے گناہ کی بخشش کیلئے حاضر ہوا۔ صاحب قصیدہ بردہ شریف کو تندرست کرنے اور چادر عطا فرمانے کے واقعہ کے متعلق

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی سوچو۔

ایام حرہ میں حضرت سعید بن مسیب کے تین روز تک نماز کے اوقات کا علم قبر انور ﷺ سے آنے والی اذان سے لگانے کے متعلق بھی سوچو۔

اور خواب میں تشریف لانے کیلئے ثبوت میں سلطان نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ ء انور کے ارد گرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوانے کے واقعہ کے متعلق سوچو۔

معترض کا یہ کہنا کہ باپ کا ختم دلانا ہو تو گھر سے خرچہ کرتے ہیں، ماں کا ختم دلانا ہو تو گھر سے لیکن جب حضور ﷺ کے میلاد شریف کا اہتمام کرنا ہو تو لوگوں سے مانگتے پھرتے ہیں اور چے گلیوں میں جھنڈیاں لگانے کیلئے گھروں سے چندہ اکٹھا کرتے پھرتے ہیں۔ میں معترض کی توجہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کی جمع و خرچ کی سالانہ رپورٹ جو انہوں نے پمفلٹ کی صورت میں شائع کی ہے کی طرف دلانا چاہوں گا کہ اس کو پڑھ کر دیکھو کہ تم سال بھر کے اخراجات کیلئے کتنے دکانداروں، کاروباری حضرات، صاحب حیثیت حضرات اور کتنے شہروں میں مانگتے پھرتے رہے ہو؟ پیشہ ور مانگنے والے بھی اتنے شہر نہیں پھرتے جتنے تم پھرتے رہے ہو۔

بے شک جب اپنا گھر بنانا ہو تو اپنی جیب سے خرچ کر کے بناتے ہیں اور جب مسجد جو اللہ کا گھر ہے بنانا ہو تو اس میں سب مسلمان اکٹھے ہو کر خرچ کرتے ہیں اور سب اس سے ثواب دارین حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

میں یہ مشورہ دوں گا کہ علماء کرام کو ہر جگہ اپنا وقار قائم رکھنا چاہیئے اور علمی اصلاحی تقریر کرنی چاہیئے اور سٹیج کے اداکاروں کی طرح سٹیج ایکٹنگ نہیں کرنی چاہیئے وہ اس طرح اپنی عوام کو محظوظ ضرور کر سکتے ہیں لیکن اس طرح وہ عوام کی اصلاح کی بجائے بگاڑ میں زیادہ معاون ثابت ہوتے ہیں۔

علماء کرام کو اپنا مسلک ضرور بیان کرنا چاہیئے لیکن یہ نہ ہو کہ اپنا اور اپنی عوام کا ایمان ہی ضائع کر کے رکھ دیں۔ عالمگیر روڈ پر منعقدہ جلسہ میں بھی اس کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا۔

ایک عالم تو یہاں تک اس نعت خواں پر جو حضور ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کا متمنی ہے اسطرح تنقید کرتا ہے کہ روضہ انور بلائے جانے کی خواہش سے اسلیئے باز آگیا کہ اس کی بیوی نے کہا کہ اس پر اتنی رقم لگتی ہے۔ اور جب وہ حضور ﷺ کے تشریف لانے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے تو اسکی بیوی کی زبان سے یہ کہتا ہے کہ وہ اکیلے نہیں چودہ سو آجاتے ہیں۔ اسطرح غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حضور ﷺ کے دعوت کرنے کے واقعہ کا مذاق اڑایا اور اپنے ایمان کا بیڑا غرق کر لیا۔

آخر میں میں یہ کہنا پسند کروں گا کہ

پاکستان میں 14 اگست منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں 23 مارچ منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں یوم دفاع منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں یوم اقبال منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں یوم قائداعظم منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں یوم مزدور منایا جائے تو وہ جائز
پاکستان میں شہداء اہل حدیث منایا جائے تو وہ جائز
مسلم و غیر مسلم سربراہ کی آمد پر جلوس نکالنا جھنڈیاں جھنڈے لگانا جائز

شیعوں کے مقابلہ میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ منایا جائے اور باقاعدہ جلسے جلوسوں کا اہتمام کیا جائے تو وہ جائز اگر اسلام کے اس گمراہ اور بے دین فرقہ کے خلاف یہ ایام منانا جائز تو پھر کفار و مشرکین اور گستاخوں کے جلانے کیلئے اور حضور ﷺ کی عظمت و شان کے اظہار کیلئے میلاد النبی ﷺ منانا کیوں نا جائز؟

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے سب کو ہدائیت نصیب فرمائے اور اس رسالہ کو عوام کیلئے نافع بنائے۔

رانا محمد نعیم اللہ خاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

13 ربیع الاول 1461 بروز ہفتہ جمعیت اہل حدیث کے زیر انتظام سیرت النبی ﷺ کانفرنس ہوئی جس کے جواب میں فقیر نے 19 ربیع الاول بروز جمعہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد انوار حبیب اہل سنت و جماعت غلہ منڈی کاموںکے میں ایک عظیم اجتماع میں اسکا جواب مہذب انداز میں دیا اخی فی الاسلام رانا نعیم اللہ خاں صاحب زید مجدہ نے بندہ کی تقریر قرطاس پر منتقل کی اس تقریر کو مع حذف واضافہ افادہ عام کیلئے شائع کیا جارہاہے اللہ تعالیٰ اسکو نافع بنائے آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ

الفقیر

محمد نعیم اختر نقشبندی غفرلہٗ

ابن مفتی محمد حبیب اللہ رحمہ اللہ

۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجیے
جونہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجیے

اس مضمون میں مذہب حق اہل سنت کی حقانیت اور بد عقیدہ لوگوں کے باطل اور غلط عقائد کا بیان ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ کی حمد وثنا جو تمام کائنات عالم کا بلاشرکت غیرے خالق ومالک ہے زندگی اور موت اسی کے قبضہ میں ہے اشیاء کے حقائق ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو گروہ بنائے ہیں **فریق فی الجنتہ وفریق فی السعیر**

ہر کوئی اپنا اپنا کام کر رہا ہے قیامت کے دن سب کو ان کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔

جب سے دنیا بنی خیر وشر کا تصادم جاری وساری ہے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی عظمت وشان کا اظہار فرمایا۔ فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا۔ سوائے ابلیس لعین کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شیطان حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہو کر بارگاہ خداوندی سے دھتکارا گیا۔ شیطان نے رحمان کے بندوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی اور رحمان نے بھی خبردار کر دیا کہ میرے خالص بندے تیرے قابو میں نہیں آئیں گے۔ معرکہ حق وباطل جاری ہے حق مغلوب نہ ہوگا اور باطل باوجود اپنی ملمع سازی کے کبھی بھی حق پر غالب نہیں آسکے گا حق بھی ظاہر وباہر ہے اور باطل بھی اپنی دلفریبی کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہے لیکن حق کی نشانیاں ہر دور میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں آپ جانتے ہیں مارکیٹ میں جب کوئی اچھا سودا آتا ہے تو اسکی مارکیٹ گرانے کیلئے دو نمبر مال مارکیٹ میں آدھمکتا ہے جو ایک نمبر اور دو نمبر مال میں فرق کرتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے نمبر ایک مال کون سا ہے اور نمبر دو مال کون سا۔ اور جو نہیں جانتے پہچانتے وہ دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں شیطان نے بھی دو نمبر مال تیار کیا ہوا ہے۔

زیادہ عرصہ نہیں گزارا کہ غیر مقلد لوگ سیرت النبی ﷺ کا سالانہ جلسہ نہیں کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے اوپر اگر اسی طرح جمود طاری رہا تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارا مذہب ختم ہو جائیگا اپنے مذہب کو زندہ رکھنے کیلئے سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اجراء کیا۔ کامونکی میں اسکا سہرا حبیب الرحمٰن یزدانی کے سر ہے انہوں نے میلاد شریف کے جلوس سے مرعوب ہو کر 13 ربیع الاول کو اپنی مسجد میں یہ سلسلہ شروع کیا۔

رفتہ رفتہ یہ کانفرنس غلہ منڈی میں ہونے لگی۔ غیر مقلدین نے یزدانی صاحب کی یاد تازہ رکھنے کیلئے یہ سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے دیکھے کب تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے لیکن یہاں بصد ادب عرض گزار ہوں کہ آپ نے جو بدعت کی تعریف لوگوں کو سنا رکھی ہے اسکی روشنی میں بتلا سکتے ہیں کہ سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد سنت ہے یا بدعت؟

جامع ترمذی میں باب باندھا باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ۔ بات دراصل یہ ہے کہ غیر مقلد خود ایک اصول وضع کرتے ہیں پھر خود ہی اسکو توڑ دیتے ہیں غیر مقلدین کا نظریہ یہ ہے جو کام نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں نہ ہوا ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر

گمراہی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ جس وقت انہوں نے جمہور امت کے خلاف یہ اصول گھڑ لیا۔ اب نہ سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کر سکیں اور نہ فاتحہ قل دسواں چہلم وغیرہ ایصال ثواب کی محافل قائم کر سکیں ان کے پاس اپنے مذہب کی تبلیغ کا کوئی موقعہ نہ تھا انہوں نے یہ سوچا یہ اصول جدھر مرضی جائیں چاہے دوزخ کی طرف کیوں نہ لے جائیں سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کرنا ضرور ہے اہل سنت کے نزدیک بدعت کا میعار تین زمانوں میں نہ ہونا نہیں۔ یہ حضرات کہتے ہیں جو تین زمانوں میں نہ ہو وہ بدعت ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ کسی نے بھی سنت کی تعریف یہ نہیں کی کہ سنت اسے کہتے ہیں جو تین زمانوں میں ہو۔ بدعت کے مقابلہ میں سنت ہے جو چیز سنت کو ختم کر دینے والی ہو یا اسے بدل دینے والی ہو بدعت کہلاتی ہے میلاد شریف کرنے سے کوئی سنت مردہ نہیں ہوتی قل کرنے سے دسواں کرنے سے چہلم وعرس کرنے سے کوئی سنت مردہ نہیں ہوتی حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ نے بدعت کی تعریف میں فرمایا۔ جو نکالا ہو اس میں سے جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ یا اثر یا اجماع کے خلاف ہو گمراہی ہے اور جو نکالا ہو بھلائی سے جو ان سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہ برا نہیں

ما احدث مما یخالف الکتاب اوالسنة اوالأثر اوالاجماع فهو ضلالة وما احدث من الخیر ممالا یخالف شیأً من ذلك فلیس بمذموم (مرقات جلد اول صفحہ 216)

ہمارے نزدیک کل بدعۃ ضلالۃ کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ یہاں پر کل بعض کے معنی میں ہے ای بعض البدعۃ ضلالۃ یا بدعۃ کی صفت محذوف ہے ای بدعۃ سیئہ ضلالۃ یعنی بری بدعت گمراہی ہے۔ ملاحظہ ہو مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ 216

غیر مقلدین کے نزدیک ہر وہ کام بدعت ہے جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ ہو اگر وہابی صاحب خود کو بدعت سے بچانا چاہتے ہیں تو ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے سالانہ سیرت النبی کا جلسہ ثابت کریں۔ سوال سمجھ میں آگیا؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضور نبی کریم ﷺ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا نہیں
نہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا نہ حضرت عمرؓ نے کیا
نہ حضرت عثمانؓ نے کیا نہ حضرت حیدرؓ کرار نے کیا۔

بلکہ چودہ سو سال کے بعد پاکستان میں وہابیوں نے سیرت النبی کا جلسہ شروع کیا دیکھ لیں وہابی صاحب خود اپنی تعریف میں پھنسے گئے۔ وہابی صاحب کہا کرتے تھے کہ کسی مجلس کا اہتمام کرنا جگہ معین کرنا تاریخ معین کرنا یہ سب باتیں بدعت ہیں لیکن اب سیرت النبی کے جلسہ کیلئے سب کچھ جائز ہے۔ اسٹیج بنانا کرسیاں لگانا اشتہار چھپوانا پنڈال میں بہت زیادہ روشنی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

یا تو اعلان کردو کہ ہم نے پچھلی وہابیت چھوڑ دی ہے آگے سے اپنا نیا مذہب بنالیا ہے کہ پچھلوں سے تعلق ہی نہیں قوم کو پتہ چل جائے کہ تم نئے پیدا ہوئے ہو۔ اگر تمہارا مذہب کچھ ہے تو لوگوں کو بتاتے کیوں نہیں۔ لوگوں کو بتلاتے کچھ ہیں اور کتابوں میں کچھ لکھتے ہیں غیر مقلد مولوی صاحب کانفرنس میں فرمارہے تھے۔ ہم کو بے ادبوں کی جماعت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ مولوی صاحب اس بات پر نالاں ہیں کہ انہیں بے ادب کہا جائے اب ہم آپ کے مذہب کی کتاب تقویۃ الایمان سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ وہابی صاحب کیسے ہیں۔

"کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو" صفحہ 46

اب ملاحظہ کریں کہ جو بشر کی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ یعنی ان کے بقول نبی کی تعریف ایک عام بشر کی سی سو اس میں بھی اختصار ہی ہو۔ تقویۃ الایمان ایسی رسوائے زمانہ کتاب ہے جس میں توحید کی آڑ میں شان رسالت میں خوب جی بھر کر تنقیص کی گئی ہے اس کتاب کے رد میں صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اطیب البیان لکھی ہے جو آجکل بازار میں دستیاب ہے اہل سنت کے پڑھے

لکھے حضرات کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اسماعیل دہلوی صاحب کے بقول اللہ تعالیٰ جھوٹ بھی بول سکتا ہے (معاذ اللہ)

غور فرمائیں جنکا خدا جھوٹ بول سکتا اس کے بندوں کو جھوٹ بولتے کب شرم آئے گی۔

پھر ہمیں طعنہ دیتے ہیں

میں تمھیں بتاتا ہوں کہ ہمارے نبی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف بھیجا ان کی شان اور ہے۔ اور جو نبی کا تصور غیر مقلد پیش کرتے ہیں بہت فرق ہے۔

جو تم نبی پاک کی صفتیں بتاتے ہو ہمارے نبی پاک ان صفتوں سے پاک ہیں اور ہم جو نبی پاک کی صفات کرتے ہیں وہ تمھارے بیان کردہ نبی کی صفتوں کے خلاف ہیں۔

وہابی صاحب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا صفحہ 42 ان کا نبی کچھ چاہے تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہمارے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی عظمت وشان کا یہ عالم ہے کہ رب کریم نبی پاک کی عظمت وشان خود بیان فرماتا ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

ہمارے نبی پاک کی شان یہ ہے کہ ان کا رب ان سے فرمائے کہ ہم آپ کو اتنا عطا فرمائیگے کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی عظمتوں کے کیا کہنے جو انہیں اپنے رب کے ہاں حاصل ہیں آپ کی شان محبوبی کا اندازہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا

اذن لا ارضی وواحد من امتی فی النار

پھر میں اپنے رب سے اس وقت تک راضی نہ ہوگا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ خود دیکھ لیں غیر مقلد صاحب نے جو نبی کی صفت بیان کی وہ اور ہے اور جو حق تعالیٰ نے بیان کی وہ اور ہے۔ جب حضور سید عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرماکر مدنیہ طیبہ تشریف لائے۔ تو تقریباً سولہ سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا فرماتے رہے مرضی مبارک ہوئی کہ قبلہ بیت اللہ بن جائے انتظار وحی میں کبھی کبھار نگاہیں آسمانوں کی طرف اٹھاتے یہاں ایک مسئلہ عرض کرتا جاؤں میرے آپ کیلئے مسئلہ یہ ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ نماز کی حالت میں نگاہ آسمان کی طرف نہیں اٹھاسکتے کہ وعید فرمائی گئی جو نماز میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے کیاوہ اس بات سے ڈرتا نہیں کہ اسکی آنکھیں اچک لی جائیں۔ لیکن قربان جائیں اپنے آقا ومولیٰ کی عظمت وشان کے کہ وہ انتظار روحی میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں تو اس پر وحی نازل ہو۔

قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلتہ ترضھا

امام اہل سنت اعلحضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اسطرح بیان فرمایا

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)
وہابیوں کا نبی وہ ہے جس کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا
اور سنیوں کا نبی وہ ہے جن کے چاہنے سے رب قبلہ بدل دیتا ہے

ان دونوں میں فرق ہے یہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی شان ہے۔

وہابی غیر مقلد صاحب کے پیشوا اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان مین لکھتے ہیں جیسے گاؤں کا چوہدری اور زمیندار ہوتا ہے ایسے ہی پیغمبر اپنی امت کا سردار صفحہ 46۔ یہ ان کے نبی کی شان ہے ہمارا نبی دونوں جہانوں کا سردار ہے دونوں جہانوں کا دولہا ہے۔ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

ان کے نزدیک نبی کی قدر وقیمت گاؤں کے چوہدری جتنی اور ہمارے نبی پاک ﷺ کی شان سارے اولین وآخرین میں سے سے اعلیٰ تمام اولین وآخرین ہمارے نبی پاک ﷺ کی عظمت کو سلام کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولافخر رواہ الترمذی مشکوۃ صفحہ 514

انا سید ولد آدم ولا فخر انا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی۔

یہ ہمارے نبی پاک کی شان ہے وہ کہتے ہیں رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہ کچھ

نہیں کر سکتا ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہوتا ہے (معاذاللہ) ذرہ ناچیز یعنی ایسا ذرہ جس کی کوئی قدر وقیمت نہ ہو۔ اس سے بھی کم اللہ کی بارگاہ میں نبی کا مقام ہوتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن ہمارا رب تعالیٰ ہمارے نبی کریم کی شان بیان کرتا ہے۔

اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ

اللہ تعالیٰ نے دولت مند کرنے کی نسبت اپنی طرف بھی فرمائی اور حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بھی۔ یعنی ہمارے نبی پاک ﷺ بھی دولت مند کرتے ہیں۔

وہابی صاحب کے نزدیک جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

اور غیر مقلد قاری عبدالحفیظ صاحب حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے۔ چاہے تو وہ دنیا میں رہے یا رب کے پاس آجائے۔ اور اسماعیل دہلوی صاحب کسی چیز کا اختیار نہیں مانتے کہتے ہیں نبی کچھ نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ

ہمارا رب بھی دیتا ہے ہمارے نبی پاک بھی دیتے ہیں اور ہمارے نبی کے پکے سچے امتی بھی دیتے ہیں۔ وہابیوں کے نبی کی صفت اور ہے اور ہمارے نبی پاک جنکا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ان کی صفت اور شان اور ہے۔ ہمارے نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم عطا فرمایا ہے کہ ساری مخلوق کا علم نبی پاک ﷺ کے علم کے مقابلے میں اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا۔ جتنی ذرے کو آفتاب سے اور قطرے کو سمندر سے ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم سے تو مخلوق کو کوئی نسبت ہی نہیں۔

غیر مقلدوں کا رب جب چاہے غیب کی بات معلوم کرلے۔ یہ اللہ کی شان ہے یعنی وہابی صاحب کے نزدیک اگر خدا جاہل رہنا چاہے تو جاہل بھی رہ سکتا ہے ان کا رب وہ ہے جب چاہتا ہے جان لیتا ہے۔ اور ہمارا رب وہ ہے جو ہر چیز کا ہر وقت علم رکھتا ہے ان کے رب کو جاننا پڑتا ہے اور ہمارا رب ازل سے ابد تک جانتا ہے کبھی بھی اس پر جہل طاری نہیں ہو سکتا کبھی بھی اسے نسیان نہیں ہو سکتا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وہابی صاحب نے اپنی تقریر میں اپنے آپ کو وہابی کہا اس لیے ہم نے لفظ وہابی کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ وہابی صاحب کہتے ہیں ہم بے ادبوں کا ٹولہ نہیں۔ جناب اگر ادب والے ہوتے تو ہمیں کیا ضرورت تھی کہ آپ کو بے ادب کہتے۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی الافاضات الیومیہ حصہ ششم صفحہ 492 میں لکھتے ہیں۔

وہابی عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بے باک گستاخ دلیر ہوتے ہیں۔ ذرا خوف آخرت نہیں ہوتا ہے۔

اگر تم میں ادب ہوتا تو تم وہابی نہ بنتے۔ نبی پاک ﷺ کا ادب دیکھنا ہو تو آپ کے صحابہ کرام کو دیکھو

عید میلاد النبی ﷺ پسندیدہ امور سے ہے بڑے بڑے محدثین نے عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر گراں قدر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے امام المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حسن المقصد فی عمل المولد میں فرمایا حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ہمارے لیے شکر کا اظہار مستحب ہے اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ جنہیں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ شیخ الاسلام اور حافظ العصر کے معزز القاب سے یاد فرماتے ہیں وہ فرماتے ہیں میلاد شریف کی اصل مجھ پر ظاہر ہوئی جو بخاری و مسلم سے ثابت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو دسویں محرم کا روزہ رکھے پایا تو آپ نے ان سے پوچھا تو یہود نے جواب دیا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ڈبویا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات بخشی تو شکرانے میں ہم روزہ رکھتے ہیں۔

فیستفاد منه فعل الشکر اللہ علی مامن به فی یوم یعین من اسداء نعمته ادو فع نقمته ولهاوذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنته (الحادی الفتاوی صفحه 196 جلد 1

ہر سال یوم وفات النبی ﷺ کیوں نہیں منایا جاتا؟

کانفرنس میں غیر مقلد مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ وفات النبی ﷺ بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ اگرچہ یہ بات تحقیق طلب ہے۔ مگر اتنی بات ضرور عرض کرتے ہیں۔ نعمت ملنے پر شکرانے کا حکم ہے مگر غم پر سوگ و ماتم کی حد مقرر کر دی گئی ہے اس سے تجاوز نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا حضور سید عالم ﷺ کی وفات پاک پر غم و حزن ہر سال نہیں کیا جاتا ولادت باسعادت کی خوشی ہر سال کی جاتی ہے۔

اہل حدیث حضرات ولادت باسعادت کے دن کو اگر اس لیے نہیں مناتے کہ حضور ﷺ نے نہیں منایا یا نہ منانے کا حکم دیا تو کیا وفات النبی منانے کا اس پر سوگ کرنے کا یا اس موقعہ پر سیرت النبی کانفرنس منانے کا حکم فرمایا؟

ہمارے نزدیک حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب بہت عمدہ ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہے اور آپ کی وفات ہمارے لیے بہت بڑی مصیبت اور شریعت نے نعمتوں پر اظہار شکر کی رغبت دلائی اور مصائب کے وقت صبر و سکون اور انہیں چھپانے کی رغبت ہے۔ بچے کی پیدائش پر عقیقہ کا حکم فرمایا تو یہ شکر کا اظہار ہے مگر وفات کے وقت ذبح کا حکم نہیں بلکہ نیاحت سے واویلا کرنے سے روک دیا گیا تو قواعد شریعت سے ماہ ربیع الاول میں اظہار فرحت و سرور بوجہ ولادت باسعادت پسندیدہ ہوئے لیکن وفات کا غم منانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ چنانچہ بیوہ کے سوگ کی عدت چار ماہ دس دن ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جب بھی شوہر کی وفات کا دن آئے تو بیوہ سوگ کرے۔ مگر نعمت ملنے کے دن کو یاد رکھنا اس پر یاد الٰہی کرنا صدقات و خیرات کرنا محمود ہے حضور نبی کریم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بابت پوچھا گیا۔

تو فرمایا : فیه ولدت (مسلم)

جب آقائے دو جہاں ﷺ نے پیر کا روزہ رکھ کے یوم پیدائش کو یاد رکھا تو اگر ہر سال ماہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ربیع الاول شریف میں خصوصاً اس یوم ولادت کی یاد تازہ کی جائے تو اسمیں بری بات تو کوئی نہیں۔ اگر کوئی خلاف شرع امور کا مرتکب ہوگا تو اسکا وبال اسی پر ہے مذہب اس سے بری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ بہت سے امور صرف اس لیے ترک فرمادیتے کہ امت پر فرض یا واجب نہ ہو جائیں۔ اگر حضور ﷺ نے میلاد شریف منانے کا حکم نہ دیا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جائز نہیں بلکہ امت پر نرمی و شفقت فرماتے ہوئے ایسا کیا ہو۔ اب اگر کوئی محفل میلاد کو سال بھر کرتا رہے تو وہ فرض یا واجب نہ ہو جائے گی بلکہ مستحب ہی رہے گی۔

محبت رسول میں ایسا کیا جائے تو اعتراض کیوں ؟

دوستو: کچھ کام کہہ کر کروائے جاتے ہیں اور کچھ کام وہ ہوتے ہیں جو کہنے کے نہیں ہوتے کرنے کے ہوتے ہیں۔ نماز روزہ حج زکوۃ ودیگر احکامات شرعیہ کہہ کر کروائے جاتے ہیں۔ لیکن حضور سید عالم ﷺ کے وضوئے مبارک کا پانی صحابہ کرام اپنے چہروں اور سینوں پر ملا کرتے تھے آپ کے وضو مبارک کا پانی زمین پر نہ گرنے دیتے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سرور عالم ﷺ کی محبت میں ایسا کرتے تھے۔ اگر حضور سید عالم ﷺ اس بات کا حکم فرمادیتے تو منافقوں کو اعتراض کا موقعہ ملتا کہ محمد (ﷺ) تو اپنی ذات کیلئے ایسا حکم کرتے ہیں ورنہ حضور کے صحابہ کو تو ایسا پیار نہیں۔ حضور ﷺ کی ذات بابرکات سے صحابہ کرام تو والہانہ محبت رکھتے تھے چشم فلک نے اس سے پہلے ایسا نظارہ نہ دیکھا ہوگا کہ غلام اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے دھوون شریف کو بھی متبرک سمجھ کر لے لیتے ہوں۔ جب حضور سید عالم ﷺ حدیبیہ کے مقام پر تشریف فرما تھے واقعہ تو طویل ہے مگر تھوڑا سا حصہ جو ہمارے موقف کی تائید میں ہے پیش کرتا ہے۔ عروہ بن مسعود ثقفی جو بعد میں مسلمان ہوگئے صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کا والہانہ انداز دیکھ رہا تھا۔ اور انکے آداب و تعظیم اور حضور اقدس ﷺ کے احترام و عظمت کا مشاہدہ

کر رہا تھا۔ اور حیران تھا اور جب مشرکوں میں واپس گیا تو عروہ نے کہا اے گروہ قریش میں بڑے بڑے متکبر و مغرور بادشاہوں کی مجلسوں میں رہا ہوں اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں اور قیصر و کسریٰ و نجاشی کے دربار میں پہنچا ہوں اور ان کے درباروں میں رہا ہوں لیکن ان میں سے کسی بادشاہ کے خدمت گار کو ایسا ادب و احترام کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد (ﷺ) کے اصحاب محمد (ﷺ) کا کرتے ہین جب وہ اپنے دہن مبارک سے لعاب شریف نکالتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لیکر اپنے چہروں پر ملتے ہیں جب کسی ادنی اور معمولی کام کی تعمیل کا حکم دیتے ہیں تو اسکی تعمیل کیلئے وہ بزرگ ترین صحابہ سبقت کرتے ہیں جب ان کے حضور کوئی بات کرتا ہے تو وہ آواز کو دبا کے بات کرتے ہیں اور جب وہ گفتگو فرماتے ہیں تو انتہائی ادب و احترام کے ساتھ سنتے ہیں اور نگاہ ملا کر بات نہیں کرتے۔ ان کے روئے مبارک پر کوئی نگاہ نہیں جما سکتا جب وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی لینے میں جھگڑا کرتے ہیں چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر خوں ریزی شروع ہو جائے گی۔ جب داڑھی شریف اور سر میں کنگھی کر کے آراستہ فرماتے ہیں اور کوئی موئے مبارک ہوتا ہے تو عزت و احترام کے ساتھ تبرک جان کر لے لیتے ہیں اور اس تبرک کی حفاظت کرتے ہیں یہ وہ حالات ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

(مدارج النبوت از شیخ محقق علیہ الرحمہ)

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ کو دیکھیں تو ان کا محبت رسول ﷺ کا انوکھا نرالہ انداز ہے مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے۔ پاؤں میں جوتا نہ پہنتے حدیث پاک سنانے کا کیسا اہتمام و انصرام کہ پہلے غسل فرماتے۔ ہر عمدہ لباس پہنتے پھر خاص اونچی جگہ پر بیٹھ کر خوشبو سلگا کر درود شریف پڑھ کر حدیث شریف پڑھتے۔ اور دوران حدیث شریف حرکت بھی نہ کرتے ایک حدیث شریف پڑھاتے ہوئے بار ہا چہرہ کا رنگ بدلہ مگر حدیث شریف پڑھانی نہ چھوڑی فراغت کے بعد ایک شاگرد سے پشت دیکھنے کو کہا تو شاگرد دیکھ کر حیران کہ امام مالک علیہ رحمہ کی پشت پر بچھو نے دس ڈنگ لگائے عرض کیا حدیث

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شریف بند کر دیتے حضور سرور عالم کی حدیث شریف کے دوران اس قدر صبر کرنا اپنی طاقت کی بنا پر نہ تھا بلکہ پیغمبر ﷺ کی حدیث کی وجہ سے تھا۔(بستان المحدثین)

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ جب کسی حدیث کے لکھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے غسل کرتے پھر دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر اسکو لکھتے چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس انتخاب سے فراغت پائی جب اس کا قصد کیا کہ ان حدیثوں کی ان کے مضمون کے مطابق ترتیب دی جائے (اسکو اصطلاح محدثین میں ترجمۃ الباب کہتے ہیں) تو مدینہ طیبہ میں روضہ مبارک اور منبر شریف کے درمیانی مقام (ریاض الجنۃ) میں اس اہم کام کو انجام دیا۔ ہر دفعہ دو رکعت نفل ادا کرتے تھے۔(بستان المحدثین)

حضرات: اس بات کو طوالت اس لیے دی تاکہ معلوم ہو جائے کہ محبت رسول کے اظہار کیلئے کیسے کیسے انداز تھے۔ لیکن کسی نے انہیں اس پر مطعون نہیں کیا۔ بدعتی نہیں کہا لیکن آج کیسا عجیب دور ہے کہ دین وایمان کا دعویٰ کرنے والے مختلف بہانوں سے ذکر رسول کی محافل جو میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے ہوتی ہیں کو روکنے کی سعی ناتمام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔

یہ سب افعال حضور سید عالم ﷺ کی تعظیم ومحبت میں کیے جاتے ہیں اس کیلئے کسی خاص دلیل کی ضرورت بھی نہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے عید میلاد النبی ﷺ کو بدلائل بیان کر دیا ہے اور امت مرحومہ کا عمل بھی اس پر ہے لہذا عاقل کو اس قدر بھی کافی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضور سید عالم ﷺ سے جو عقیدت ومحبت ہے کافر انہیں دیکھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اور آج یہ عالم ہے غیر مقلدوں دیوبندوں کی کتابیں دیکھ کر سیالکوٹ کا عیسائی ولیم مسلمانوں کو عیسائی مذہب کی دعوت دیتا ہے کہتا ہے مسلمانوں تمہارا نبی کچھ نہیں کر سکتا تمہارا نبی دیوار پیچھے کا علم نہیں رکھتا۔ تمہارا نبی ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہے۔ ہمارے نبی کی شان تمہارا قرآن بیان کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے غیب کی خبریں بتاتے ہیں کوڑیوں کو

تندرست کرتے ہیں مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہیں۔

وہابی صاحب کہتے ہیں کہ جلوس نفرت کا اظہار ہوتا ہے چونکہ وہابی مذہب کا اصول کوئی نہیں اس لیے جہاں مرضی ہوتی ہے وہاں وہی کر لیتے ہیں وہابی صاحب کا یہ کہنا جلوس نفرت کا اظہار ہوتا ہے کون سی دلیل شرعی سے ثابت ہوتا ہے جبکہ ہم بتاتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو صحابہ کرام نے حضور سرور عالم ﷺ کا استقبال کیا۔ خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔

ینادون یا محمد یارسول اللہ .

نعرے لگاتے تھے یا محمد یارسول اللہ۔

وہابیوں کے نزدیک اگر جلوس نکالنا نفرت کی علامت ہے ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر جواب دو کہ جب تمہارے یزدانی جٹ فوت ہو گئے تو ہر جمعہ ان کی قبر پر جلوس کی شکل میں کیوں جاتے تھے۔ نفرت کا اظہار کرنے کیلئے جاتے تھے۔ اگر یہ اصول آپ کے نزدیک درست ہے تو گھر میں ہی کام آ گیا ہے۔

ہمارے نزدیک یہ اصول غلط ہے کیونکہ اسکی زد میں حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام آتے ہیں۔ محدثین کرام نے جو مجموعہ احادیث جمع فرمائے اہل سیر نے جو کتب سیرت جمع فرمائی ہیں ان میں یہ بات لکھی ہے جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ کے اندر بستی کی جانب اطمنان وسکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور قبائل انصار پیدل اور سوار سب کے سب حضور ﷺ کی رکاب کرامت مآب میں مجتمع ہو کر چل دیے۔(مدارج النبوت صفحہ 108)

مسلم شریف کی روایت میں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی۔ جب حضور سرور کائنات ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام گلی کوچوں میں پھیل گئے اور نعرے لگاتے تھے یا محمد یارسول اللہ صفحہ 419 جلد 2

جلوس بنا کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا تھا نہ کہ نفرت کا اظہار .

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(معاذاللہ)

اگر کوئی کہئے کہ نبی پاکؐ کے صحابہ گمراہ ہیں تو وہ اکیلا ہی گمراہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ نے آپ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کیا اور محبت سے نعرے مارے۔ ہمارے بزرگ، اسلاف، نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس کے صحابہ کے ساتھ اہل سنت کے عقیدے اس طرح ملتے ہیں جس طرح کڑی سے کڑی ملی ہوتی ہے۔ وہابی صاحب کہتے ہیں کہ ہم درمیان میں سے چودہ صدیوں کو نکال کر سیدھا ہی جاملیں وہ کہتے ہیں ہم صرف کتاب وسنت کو مانتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت کے نزدیک سے بھی نہیں گزرے۔ انہیں کتاب وسنت کی ہوا بھی نہیں لگی۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام نے نبی پاک ﷺ کے آنے پر خوشی کا اظہار کیا اور جلوس بھی نکالا۔ ہمارے پرانے علماء کرام فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کا جلوس نکالنے کا فائدہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس سے مسلمانوں کی شان وشوکت کا اظہار ہوتا ہے اور اس سے کافر جلتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے غلاموں کو دیکھ کر کوئی سڑتے ہیں؟ کافر نبی پاک ﷺ کے غلاموں کو دیکھ کر برداشت نہیں کرتے۔ جب ہندوستان میں انگریز آیا اس نے کام ہی یہ کیا کہ جو مسلمان اکٹھے ہیں جو میلاد شریف مناتے ہیں ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ہندوستان کی تاریخ پڑھو بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ اس کے دربار میں میلاد شریف ہوا کرتا تھا۔ انگریز نے آکر دانہ ڈالا۔ اس نے دیوبند میں دانہ ڈالا۔ دہلی میں بھی دانہ ڈالا اور قادیان میں بھی دانہ ڈالا۔ وہاں اسے بہت سے آدمی مل گئے۔ انہی آدمیوں نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں پر جھوٹ باندھنے شروع کر دیئے کہ یہ مشرک ہو گئے ہیں، یہ کافر ہو گئے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی امت ہی بے ایمان ہو گئی ہے۔ العیاذباللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی پھٹکار دی کہ اسماعیل کے ہاتھوں ان سب کو بے ایمان کہلوا ڈالا۔ اسماعیل دہلوی اس نے جو کتاب نعوذباللہ لکھی ۔ دیوبندیوں کے پیشوا رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں کہ یہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے۔ اس میں اسماعیل دہلوی نے یہ

حدیث لکھی کہ قرب قیامت میں ایک ہوا چلے گی بڑی ٹھنڈی بڑی پاکیزہ مسلمان اس ہوا سے فوت ہو جائیں گے۔ ان کے فوت ہو جانے کے بعد وہ لوگ رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر وبھلائی نہیں ہوگی۔ وہ ہوا چلنے کے بعد وہی بندے رہ جائیں گے اور ان پر قیامت آنی ہے۔ اسماعیل دہلوی صاحب نے یہ حدیث لکھی اور نبی پاک ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ ہوا کب چلے گی جب حضرت امام مہدی تشریف لا چکے ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ دجال کا ظہور ہو چکا ہوگا۔ ان کے بعد یہ ہوا چلے گی تو بے ایمان رہ جائیں گے اور باقی سارے مسلمان فوت ہو جائیں گے۔ اسماعیل دہلوی صاحب یہ حدیث بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے مطابق ہوا۔ یعنی کہہ رہا کہ ہوا چل گئی اور باقی سارے بے ایمان ہیں اور وہ خود بھی اس وقت لکھ رہا ہے جب کہ ہوا چل چکی ہوئی ہے۔ وہابیوں پر یہ ہوا چل چکی ہے اور انہوں کے بڑے پیر صاحب نے لکھ دیا کہ یہ ہوا چل چکی ہے۔ باقی وہی ہیں جن میں خیر بھلائی کوئی نہیں۔ اللہ کریم انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ کہتے ہیں کہ تم مسجد سے جلوس نکال کر بازار میں لے آؤ ہو۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مسجد میں کرتے لیکن اتنی مت ماری گئی ہے کہ خود بھی تو مسجد سے باہر ہی جلسہ کر رہے تھے۔

سیرت نبی ﷺ کا جلسہ انہوں نے کہاں کیا، عالمگیر روڈ پر، مسجد میں تو نہ کیا کم از کم اپنا جُلّی بستر اٹھا کر تو مسجد میں چلے جاتے۔ پھر سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ تم بازار میں آگئے ہو۔ ہم تو مسجد میں ہی رہنے والے ہیں لیکن نبی پاک ﷺ کا دین لے کر اور نبی پاک ﷺ کی عظمت کا اظہار کرنے کے لئے ہم بازاروں میں بھی نکلتے ہیں۔

اگر تمہارا مذہب اتنا عمدہ نہیں کہ لوگ اس کو دیکھ کر قبول کر لیں تو اس کو بند کر کے دفن کر آؤ۔ کیونکہ غیر مقلد جواب ہیں نہ تو مولوی اسماعیل دہلوی کی بات مانتے ہیں نہ سید احمد بریلوی کی بات مانتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ وہ ہمارا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہارے معنوی باپ تمہارے اباجی نے یہ لکھا ہوا ہے تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جہاں چاہا مان لیا اور جہاں چاہا انکار کر دیا۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا سلسلہ نبی پاک ﷺ اور ان کے صحابہ تک جاتا ہے۔ کوئی دور ایسا نہیں جب اہل سنت وجماعت نہ ہوئے ہوں۔ ہر زمانہ میں نبی پاک ﷺ کے امتی موجود رہے ہیں۔

کہتے ہیں ماانا و علیہ اصحابی کا مصداق ہم ہیں جس کو یقین ہے وہ اونچی بولے لیکن بولتا کوئی نہیں آہستہ آہستہ بولتے ہیں کہتے ہیں ماانا و علیہ اصحابی کا مصداق اہل حدیث ہیں۔ جب اہل حدیث اس حدیث کا مصداق ہیں تو ہم کو یہ بتائیں کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ نبی پاک ﷺ کو یا رسول اللہ کہتے تھے یا نہیں۔ کہتے تھے نبی پاک ﷺ کے صحابہ بھی یا رسول اللہ کہتے تھے اور سنی بھی یا رسول اللہ کہتے ہیں۔

وہابی صاحب کو کیونکہ وہ ایمان اور عقیدہ اچھا نہیں لگتا۔ کہتے ہیں کہ تب یا رسول کہنا جائز تھا اب نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو صحابہ کرتے تھے اب وہ کرنا جائز نہیں۔ صحابہ نبی پاک ﷺ کو یا رسول اللہ کہتے تھے اب کہنا نہیں جائز؟

نبی پاک ﷺ کے صحابہ نبی پاک کا ادب کرتے تھے اب کرنا نہیں جائز۔ رب تعالیٰ نے جو قرآن اتارا ہے وہ رہتی دنیا تک کیلئے ہے۔ اور اس میں جو نبی پاک ﷺ کا ادب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ تک کیلئے ہے۔

اور وہابی صاحب کا یہ دعویٰ کرنا کہ ماانا وعلیہ اصحابی کا مصداق اہل حدیث ہیں۔ ہمیں بتائیں

نبی پاک کے صحابہ کرام نبی پاک کو یا رسول اللہ کہتے تھے یا نہیں؟

نبی پاک کے صحابہ بیٹھ کر نبی پاک کا ذکر کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے؟

نبی پاک کے صحابہ نبی پاک کو اللہ کا نور کہتے تھے یا نہیں؟

نبی پاک کو سراج منیرا مانتے تھے یا نہیں؟

کیا نبی پاک کے صحابہ نبی پاک کو اپنی طرح کا مانتے تھے یا نہیں؟

صحاح کی حدیث ہے کہ نبی پاک کے اصحاب عرض کرتے ہیں۔

لست مثلنا یا رسول اللہ

اے اللہ کے رسول آپ ہمارے طرح کے نہیں۔

نبی پاک ﷺ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا نہیں۔

وہابی صاحب ہمیں دکھائیں کہ نبی پاک نے سیرت النبی کا جلسہ کیا ہو۔ جس طرح وہابی کرتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے سیرت النبی کا جلسہ کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح وہابی کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا جس طرح وہابی کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا جس طرح وہابی کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا جس طرح وہابی کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے سیرت النبی کا جلسہ کیا جس طرح وہابی کرتے ہیں۔

اگر دکھا دیں تو فی حوالہ سو روپیہ دوں گا، زیادہ نہیں دوں گا۔ اگر آپ دکھا دیں کہ نبی پاک ﷺ نے سیرت کا جلسہ اس طرح کیا جس طرح وہابی کرتے ہیں۔

سو روپیہ فی حوالہ کیونکہ میں غریب آدمی ہوں۔ میرے پاس ڈالر نہیں آتے، ریال نہیں آتے۔ اور نہ میں ان کا نمائندہ ہوں۔ ہم تو نبی پاک کے امتی ہیں اور غریب غریب امتی ہیں۔ کمزور امتی ہیں ہمارے پاس حرام کے پیسے نہیں آتے اور نہ ہمارے پاس ریال آتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے آگے اس طرح پھینک دیں کہ تم مسجدیں بناتے جاؤ اور نبی پاک ﷺ کی بے ادبیاں کرتے جاؤ۔

ہم غیر مقلدوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی دم خم ہے اگر ان کے پاس اپنے عقیدے کے حق میں دلائل قاطع موجود ہیں تو ہم کو یہ بتائیں کہ نبی پاک ﷺ نے سیرت النبی ﷺ کا اس طرح جلسہ کیا جس طرح تم کرتے ہو۔

خلفائے راشدین نے اس طرح سیرت النبی کے جلسے کئے ہیں جس طرح تم کرتے ہو۔ اور اگر اس طرح نہیں کئے تو ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ اہل سنت کا عقیدہ قبول کرلو۔

ہندوؤں کے مذہب کی طرح وہابی مذہب بڑا تنگ (Close) ہے۔ اس میں کوئی دوسرا ابدہ داخل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اپنی جنسوں اور انواع میں انسانوں کے طبقے بنائے پڑے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں کوئی دوسرا مدہ ان جنسوں یا انواع میں جا ہی نہیں سکتا۔ اب انہوں نے بھی دنیا کے ماحول کو دیکھا تو خود کو بدل لیا۔ پہلے ہندوؤں کا مذہب یہ تھا کہ پانی کے پاس جانا ہی نہیں گناہ ہوتا ہے۔ جب دیکھا کہ دنیا ترقی کر گئی ہے تو اب بھاگے جاتے ہیں۔

وہابیوں کا بھی یہی حال ہے کہ پہلے کہا کرتے تھے کہ کوئی میلاد سیرت کانفرنس نہیں۔ کہاں لکھا ہوا ہے۔ جب اصول انہوں نے بنالیا تو اپنے اصول کو خود ہی انہیں توڑنا پڑا۔ کہ سنیوں کے مقابلہ میں سیرت النبی ﷺ کے جلسے کرو۔ غیر مقلدوں کے مولوی حبیب الرحمٰن ہر سال تیرہ ربیع الاول کو اپنی مسجد میں سیرت النبی کا جلسہ کرتے تھے۔ یہ جو تاریخ اور دن انہوں نے مقرر کیا۔ اپنے بڑوں کو پوچھ کر کیا بتائیں کہ یہ بدعت ہے یا سنت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے دین کو مکمل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ میلاد کا جلسہ دین میں اضافہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ شے رہ گئی تھی اور سنیوں نے اسکو دین میں شامل کر دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ نے نبی پاک ﷺ کا میلاد بیان فرمایا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ نبی پاک کی موجودگی میں ممبر شریف پر بیٹھ کر نبی پاک کی عظمت اور شان کی نعتیں پڑھتے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے خود بیان فرمایا کہا۔ میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کی آپ حضور ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں محمد عبد اللہ کا بیٹا اور عبد المطلب کا پوتا ہوں۔

آپ نے اپنا نسب بیان فرمایا۔ نبی پاک ﷺ نے اپنی ولادت کے تذکرے فرمائے۔ اسی کو میلاد شریف کہا جاتا ہے۔ ہمارے لئے کسی کام کے جائز ہونے کیلئے نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ہونا شرط نہیں ہے۔

اہل سنت کے نزدیک کسی کام کو کرنے کے جائز ہونے کیلئے حضور ﷺ کے زمانہ میں ہونا شرط نہیں۔ وہابیوں کے نزدیک کسی کام کے جائز ہونے کیلئے اس کا حضور ﷺ کے زمانہ میں ہونا شرط ہے۔

وہابی ہمیں بتائیں کہ کیا نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں سیرت النبی کے جلسے ہوتے تھے۔ یہ

آپ نے بتانا ہے۔

ہم پر یہ چیز لازم نہیں کیوں کہ ہمارے رب کریم نے ہمیں جو قواعد دیے ہیں۔ نبی پاک نے جو اصول دیئے ہیں ان اصولوں کی روشنی میں میلاد کرنا جائز ہے۔

رب فرماتا ہے۔

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا

اے محبوب فرمادیں اللہ کا فضل ملنے پر اور اسکی رحمت ملنے پر انہیں چاہیے کہ خوشی کریں۔

اور رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

واما بنعمتہ ربک فحدث

نبی پاک ﷺ پر رب نے جو آیت نازل فرمائی۔ اس کا مطلب مفسرین بیان فرماتے ہیں کہ رب کی نعمت کا ذکر کرنا اس کا شکر کرنا ہے۔ اور ذکر نہ کرنا کفران نعمت ہے۔ اور نبی پاک کے میلاد شریف کی محفل میں نبی پاک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رب کریم کے اس انعام کو یاد کیا جاتا ہے جو اللہ نے نبی کریم کی صورت میں کیا۔

کہتے ہیں نبی کریم ﷺ 12 ربیع الاول کو فوت ہوئے۔ جھوٹ اتنا بڑا باندھا کہ حضرت عائشہؓ نے بھی فرمایا کہ 12 ربیع الاول کو فوت ہوئے۔ حضرت فاطمہؓ نے بھی کہا 12 ربیع الاول کو نبی پاک کی وفات ہے۔ اگر کوئی حدیث ہے تو ہمیں دکھادیں۔ اگر دکھادیں تو سو روپیہ انعام دوں گا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرمایا کہ 12 ربیع الاول نبی پاک ﷺ کی تاریخ وفات ہے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کہ 12 ربیع الاول نبی پاک ﷺ کی تاریخ وفات ہے۔

حضرت عثمانؓ فرمایا کہ 12 ربیع الاول نبی پاک ﷺ کی تاریخ وفات ہے۔

تو ہم فی حوالہ 100 روپیہ انعام دیں گے۔ اگر منصوص ہوتی تو اہل سیر تاریخ وفات میں اختلاف کیوں کرتے فافہم۔ اگر نہ دکھا سکو تو تم سے پیسے نہیں مانگتے۔

تم سے صرف اس چیز کا سوال کرتے ہیں کہ کہتے ہو کہ ممبر پر بیٹھ کر سٹیج پر کھڑے ہو کر حق بیان نہیں کرنا تو ممبر پر بیٹھنے کی ضرورت کیا ہے۔ تو اب حق بیان کرو اور نعرہ مارو اور مذہب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حق اہل سنت وجماعت کو قبول کرلو۔

اہل سنت کے عقیدوں کو قبول کرلو۔ جہاں دل کرے مان لیتے ہیں اور جہاں دل کرے انکار کر دیتے ہیں۔ ایک دوست نے مجھے سنایا کہ ایک وہابی صاحب کا بیٹا فوت ہو گیا۔ ایک غریب وہابی گیا اور کہا کہ دعا کرو۔ کہنے لگے ہم نہیں کرتے۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کا ایک بڑا آفیسر آگیا۔ اس نے کہا کہ دعا کرو تو چھوٹے بڑے سارے وہابیوں نے ہاتھ اٹھا لئے۔

اچھا مذہب ہے کہ آفیسروں کو دیکھ کر بدل جاتا ہے اور غریبوں کو دیکھ کر آکڑ جاتا ہے۔ بڑا عجیب مذہب ہے۔

اگر تمہارے مذہب میں دعا کرنا جائز نہیں تو پھر چاہے کوئی جرنل یا کرنل آئے یا کوئی چپڑاسی آئے۔ کہو کہ ہماری دعاؤں میں کچھ اثر نہیں۔ دعا بالکل نہیں کرنی۔

پتہ لگے کہ تم اعلانیہ طور پر اس بات کو مانتے ہو کہ دعا مرنے کے بعد فائدہ نہیں دیتی لیکن آپ نے دیکھا ہو گا کہ جمال دین ڈار صاحب کا کوئی عزیز فوت ہوا تھا۔ عالمگیر روڈ کی مسجد میں ان کی سرپرستی میں مسجد میں درس قرآن رکھا گیا اس وقت ثواب پہنچ گیا اور جب کوئی غریب بندہ فوت ہو جائے تو اس کو ثواب نہیں پہنچتا۔

کہتے ہیں کہ اگر دو چار سال جنرل مشرف رہا تو سارے وہابی ہو جائیں گے کیونکہ لوگوں کے پاس ختم کیلئے پیسے نہیں رہ جائیں گے۔

او خدا کے بندو! نبی پاک ﷺ کے غلام اتنے سخی ہیں کہ اگر خود تنگدست ہوں پھر بھی رب کی راہ میں دیتے رہتے ہیں۔ خود بھوکے رہ کر بھی دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ رب کریم نے نبی پاک ﷺ کے صحابہ کی یہ شان بیان فرمائی تفسیر میں آتا ہے کہ حضرت جناب سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا نے روزہ رکھا۔ سیدہ خاتون جنت نے روزہ رکھا۔ محنت مزدوری کر کے پیسے لائے۔ کھانا پکا کر سامنے رکھا تو باہر سے آواز آئی میں قیدی ہوں سارا کھانا اٹھا کر اسے دے دیا۔ پھر اگلے دن روزہ رکھ کر شام کو روٹی کھانے لگے تو پھر کسی نے آواز دی کہ میں مسکین سارا کھانا اٹھا کر پھر دے دیا۔ پھر تیسرے دن وہ کھانا کھانے لگے تو پھر کوئی

آگیا کہ میں یتیم ہوں تو انہوں نے پھر سارا کھانا اٹھا کر اسے دے دیا۔ وہابی صاحب کو اپنے ذہن سے یہ بات نکال دینا چاہئے کہ سنی غریب ہو کر ختم نہیں دلوائیں گے۔

نبی پاک ﷺ کے صحابہ تو اپنے مہمانوں کو کھانا کھلا کر پیٹ پر پتھر باندھ کر کھلا دیتے تھے اور رب کریم نے ان کی شان میں آیتیں نازل فرمائیں۔

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیماً وا سیرا.

وہ اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں یتیموں کو، مسکینوں کو، قیدیوں کو۔

پھر کیا کہتے ہیں۔

انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا.

ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کھلاتے ہیں۔ تم سے اس کا بدلہ نہیں چاہتے نہ یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارا شکریہ ادا کریں۔

وہابی صاحب قرآن پڑھتے ہیں اور ترجمہ نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آتا نہیں۔ اگر آتا ہو تو قرآن کا ترجمہ کریں۔ اور ترجمہ کریں تو وہابی مذہب فوت ہو جاتا ہے۔

پڑھتے ہیں

لقد جاء کم رسول من انفسکم

تم کہتے ہو کہ اللہ کی صفت بندے میں مانیں تو شرک ہو جاتا ہے۔ مگر اللہ نے نبی پاک ﷺ کی صفتیں بیان فرمائیں۔

رؤف الرحیم

نبی پاک ﷺ رؤف بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں۔

اور رب تعالیٰ نے اپنی صفتیں بھی بیان فرمائیں۔

ان الله با لناس رؤف الرحیم

اللہ بندوں پر بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

وہاں جناب کے عقیدہ میں اگر اللہ کی صفت بندے میں آجائے تو بندہ مشرک ہو جاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اب دیکھو رب کریم نے اپنے بندے کو کتنی صفتوں سے نوازا ہے۔

رب کریم نے بندے کو بہت سی صفتوں سے نوازا ہے۔ چند ایک گنتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سننے والا ہے	بندہ سننے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے	بندہ دیکھنے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ زندہ ہے	بندہ زندہ ہے۔
اللہ تعالیٰ علم والا ہے	بندہ علم والا ہے۔
اللہ کلام کرتا ہے	بندہ کلام کرتا ہے۔
اللہ حیّ ہے	بندہ حیّ ہے۔

یہ ساری چیزیں ماننے سے بندہ مسلمان رہا کہ مشرک ہو گیا؟

ان کے اصول پر تو مشرک ہو گیا۔

میں نے ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ اگر وہابی صاحب کی توحید پر ایمان لائیں تو ماننا پڑے گا کہ وہابی صاحب اندھے ہیں، گونگے ہیں، بہرے ہیں، مرے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سمیع ہے حیّ ہے متکلم ہے۔ چاہئے کہ وہابی صاحب کو ان صفتوں سے پاک مانا جائے، تب ہی توحید پختہ ہو گی۔ کہ وہابیصاحب کو سننے سے علم سے زندہ ہونے سے پاک مانا جائے کیونکہ رب کی صفات ہیں۔

اہل سنت کے نزدیک شرک کی تعریف یہ نہیں۔

شرک کی تعریف اہل سنت کے نزدیک یہ ہے کہ کسی کو مستقل مانا جائے۔ جب کسی میں استقلال ذاتی مانے گا تو پھر شرک ہو جائے گا۔ ہمیں اتنی قیدیں لگانے کی ضرورت کوئی نہیں۔ ہمارے نزدیک کسی کو اللہ کے سوا عبادت کے لائق جاننا یا رب کے سوا کسی کیلئے استقلال ذاتی ثابت کرنے سے بندہ مشرک ہو جاتا ہے۔ نہ دیکھنے سے مشرک ہوتا ہے نہ سننے سے مشرک ہوتا ہے اور نہ کلام کرنے سے مشرک اور نہ زندہ ہونے سے مشرک ہوتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ نبی پاک ﷺ فوت ہو گئے۔ ہمارا بھی ایمان اور عقیدہ ہے کہ نبی

پاک ﷺ یقیناً فوت ہوئے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

کل نفس ذائقة الموت

ہر جان نے موت کو چکھنا ہے

اس کے بعد نبی پاک ﷺ زندہ ہیں اللہ کے حبیب علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ میں جب معراج کی رات گیا تو راستے میں میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق

اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے اور اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں

اگر وہابی صاحب کہیں کہ اگر نبی پاک ﷺ زندہ تھے تو ان کو قبر میں کیسے زندہ دفن کر دیا تو آپ بتائیں کہ شہید کو زندہ مانتے ہو یا مردہ؟ اور شہید قرآن کی نص سے زندہ ہے۔ یہ بتائیں کہ اگر تم شہید کو زندہ مانتے ہو تو اس پر مٹی کیوں ڈالتے ہو؟ اس پر مٹی کیوں ڈالتے ہو؟ اسکو دفن کیوں کرتے ہو؟

جو تمہارا جواب ہو گا وہی ہمارا جواب ہو گا۔

شہید ان کے مطابق زندہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کا رتبہ شہید سے زیادہ ہے یا کم ہے؟ بلاشبہ زیادہ ہے۔ رب تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہیں

واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا

اے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھیجے، ان سے پوچھ لو

حضور ﷺ نے یہ تو نہ کہا کہ وہ سارے فوت ہو گئے ہیں۔ کن سے پوچھوں۔ آپ نے یہ نہ فرمایا۔ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پوچھنے پر قادر ہیں اور پہلے انبیاء اکرام نبی پاک ﷺ کو جواب دینے پر قادر ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سارے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بندہ فقیر نے جو سوال کیے ہیں ان پر آج بھی قائم ہے کل بھی قائم رہے گا۔ دس سال بعد بھی قائم رہوں گا۔ میں آپ کو ایک سال کی مہلت دیتا ہوں جو اعتراضات میں نے کیے ہیں۔ وہ نہ صرف کامونکی کے غیر مقلدین بلکہ ساری دنیا کے سارے مقلدین اکٹھے ہو کر ان سوالات کے جوابات لادیں اور ثواب پائیں۔

ایک یہ اعتراض انہوں نے کیا تھا کہ سوائے ابلیس کے سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں۔ کہتے ہیں شیطان نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اور تم کو اس پر لگا دیا ہے۔ ثبوت ہم تم کو دے دیتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پیدا ہونے پر شیطان رویا تھا اور تم یہ دکھا دو کہ نبی پاک ﷺ کے پیدا ہونے پر شیطان نے خوشی کی تھی۔ اگر تم یہ دکھا دو تو پھر آپ ہمیں شیطان کا ساتھی بنانے میں حق بجانب ہو۔ اگر نہ دکھا سکو ہم دکھا دیتے ہیں۔ کہ شیطان نبی پاک ﷺ کے پیدا ہونے پر رویا تھا۔ تو پھر تو تم اس کے ساتھ ٹھیک ہو گئے نہ۔ پھر تم شیطان کے ساتھ ملتے سوہنے بھی لگتے ہو۔ سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ شیطان چار مرتبہ رویا۔

1. جب وہ جنت سے نکالا گیا۔
2. جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی پھر رونے لگ پڑا۔ ان کی تو توبہ قبول ہو گئی اور میں اسی طرح مردود کا مردود۔
3. پھر جب سورت فاتحہ نازل ہوئی پھر شیطان رویا۔
4. اور جب نبی پاک ﷺ پیدا ہونے پر تب شیطان رویا۔ (صفحہ 110 جلد 1)

شیطان نبی پاک ﷺ کی پیدائش پر رویا تھا۔ اس نے واویلا کیا تھا سر پر مٹی ڈالی تھی۔ روتا تھا کہ یہ کیا ہوا کہ آخری نبی ﷺ آگئے۔ اب تو رب کی رحمتوں کے اور بخششوں کے دروازے کھل گئے۔ اگر تم نبی پاک ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں کرتے۔ تو ہم نہیں کہتے تم پہلے ہی اس کے ساتھ ہو۔ ہم نہیں کہتے کہ تم شیطان سے ملو۔ لیکن بہر حال تم ہو اس کے ساتھ ہی۔ ہمارا کہنا تم نے نہیں ماننا اور نہ ہم تم کو کہیں گے کہ شیطان کا ساتھ چھوڑ دو۔ اور سنی ہو جاؤ۔

اگر آپ یہ دکھا دیں کہ حضور کی آمد پر شیطان نے خوشی کی تھی تو پھر تو آپ کا ہم پر

اعتراض بجا ہے لیکن اگر نہیں کی تو اپنا الزام خود پر ہی لگا لو۔ آپ پر بڑا ہی اچھا لگے گا۔ اور ہم پر نہیں جچتا کیونکہ ہمارے نزدیک شیطان نبی پاک ﷺ کے پیدا ہونے پر رویا تھا۔ حفیظ جالندھری نے بھی اس واقعہ کا شاہنامہ اسلام میں ذکر کیا ہے۔

آخر میں ان چند امور کا اور ذکر کیا جاتا ہے جو نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں نہ تھے۔

1. دورہ قرآن کروانا
2. دورہ حدیث کروانا
3. دورہ تفسیر کروانا
4. ختم بخاری شریف کروانا
5. لوٹوں کی بجائے ٹوٹیوں سے وضو کرنا
6. مختلف تنظیمیں قائم کرنا مثلاً اہل حدیث یوتھ فورس، مرکزی جمعیت اہل حدیث وغیرہ
7. مختلف تنظیموں کا اپنے لیے علیحدہ جھنڈا مخصوص کرنا
8. صفاء ومروہ کے فرش کی بجائے اس کی چھت پر سعی کرنا
9. کعبہ شریف کی ڈبل سٹوری پر طواف زیارت و طواف وداع وغیرہ کرنا۔

غیر مقلدین کی تقریروں میں جو باقی قابل اعتراض باتیں ہیں آئندہ مضمون میں پیش کروں گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari